سوال

(118) کنجیاں رزق کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ کنجیاں رزق مخلوقات کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفویض کر دی ہیں جس کو جتنا چاہیں دیں عمرو اس کے خلاف ہے وہ کہتا ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کسی کو ایک ذرا بھر اختیار نہیں دیا سب کچھ اللہ واحد لا شریک لہ کے قبضہ میں ہے جس کو چاہے دے نہ چاہئے نہ دے ان دونوں میں کون سچا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رزق مخلوقات کی کنجیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہونے کی یوں بات ہے کہ اس امر میں زید کا قول بالکل غلط ہے ، زید مذکور نے یا قرآن وحدیث کو دیکھا سنا نہ ہوگا یا جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کرتا ہے قرآن حدیث نے تو بڑے زور سے اس بات کی تردید کر دی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے پہلے رکوع میں :

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

''یعنی کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے روزی اس کی ۔''

یعنی چلتا پھرتا جیتا جاگتا جو کوئی ہے سب کو اللہ ہی رزق دیتا ہے اور سورہ فاطر کے پہلے رکوع میں ہے :

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

''یعنی کوئی بتانے والا اللہ کے سوائے جو روزی دیتا ہے تم کو آسمان زمین سے ۔''

اور سورہ شوریٰ رکوع دوم میں ہے :

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

''یعنی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہے روزی واسطے جس کے چاہے اور ماپ دیتا ہے وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے ۔''

مطلب یہ ہواکہ یہ تورزق کی کنجیاں کسی اور کے ہاتھ میں ہیں اورنہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس کوروزی زیادہ ملنی چاہئے اور کس کوکم اور سورہ ذاریات کے تیسرے رکوع میں ہے :

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنَ

''یعنی اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا۔ آور مضبوط۔''

اور سورہ ذاریات کے پہلے رکوع میں ہے :

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ

''یعنی اور آسمان میں ہے روزی تمہاری۔''

یعنی رزق کا خزانچی اور کفیل اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے سب کی روزی آسمان سے اللہ تعالیٰ اتارتا ہے اور مشکوٰۃ، باب الاستغفار میں مسلم کی روایت سے آیا ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں :

((یاعبادی کلکم جائع الامن اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یاعبادی کلکم عاد الامن کسوتہ فاستکسونی اکسکم))

''یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہنا دوں، پس تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تم کو کپڑا دوں گا۔''

پس قرآن وحدیث میں صاف صاف بیان ہوگیا کہ روزی رزق کی کنجیاں محض اللہ پاک کے ہاتھ میں ہیں اس میں ذرہ برابر کسی دوسرے کا دخل یا تعلق نہیں ہے اور جو صفات ایسے ہیں جو اللہ پاک کے واسطے خاص ہیں ان میں کسی کا دخل یا تعلق سمجھنا شرک ہے ایسے عقیدے سے بہت بچنا چاہیے۔

(حررہ حمید اللہ، سید محمد نذیر حسین دہلوی فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد09ص288

محدث فتویٰ